بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصاب دینیات ممبئی

کا ایک تجزیہ

,,اہم چیریٹیبل ٹرسٹ ممبئی،،

کی طرف سے چند سال قبل دینیات کے نام سے دیدہ زیب سرورق، رنگین و جاذب نظر کتابت وطباعت کے ساتھ ایک کتاب آئی تھی جس میں مبادیات دین کی بعض اہم وضروری چیزوں کو بڑے سلیقے سے سلیس زبان میں پیش کیا گیا ہے، اسلوب کافی سہل ہے درس کے نمبرات اور طریقہ درس کی ہدایات بھی درج ہیں، افہام وتفہیم کے لئے سوال وجواب بھی ہے، کاغذ وکتابت اعلیٰ معیار کی، غرض موجودہ زمانے میں تعلیم کی سہل انگاری اور کشش کے لئے جو ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں وہ سب برتے گئے ہیں۔

اسی پر بس نہیں بلکہ قابل ذکر اور لائق تعریف کام یہ ہوا کہ اصل مقصد کے حصول کے لئے اسکولوں تک یہ نصاب پہونچایا گیا انتظامیہ کو ترغیب دے کر مسلم بچوں کے لئے ایک گھنٹہ لیا گیا اس سے جیسا کہ بعض ذمہ داران سے معلوم ہوا کہ ہزاروں اسکولوں میں اس نصاب کے ذریعے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا اسکولوں میں موجودہ دین وشریعت کے لئے زہر آلود نصاب کے بیچ یہ دینی امور پر مشتمل نصاب یقیناً لائق ستائش قدم تھا اور ہے۔

مگر اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صورت حال میں تبدیلی آرہی ہے اور بجائے اسکولوں کے دینی مدارس ومکاتب اس کا اہم محور بنتے گئے ہیں اس کی اہمیت وفضیلت اس انداز سے بیان کی جاتی ہے کہ گویا یہ بزرگوں کے جاری کردہ قدیم نصاب جو ,,تعلیم الاسلام،، ,,تعلیم الدین،، ,,بہشتی زیور،، ,,نورانی قاعدہ،، وغیرہ پر مشتمل ہے، اس کے لئے یہ ناسخ ہے اور اب اس کی ضرورت نہیں حالانکہ یہ کہ اس کی افادیت بہر حال اس سے کم ہے۔ اسی لئے بعض مقامات پر -جیسا کہ سنا واللہ اعلم - بجبر واکراہ یہ نصاب لازم کیا گیا - یا - یہ جبر اس معنی کر سمجھا گیا کہ، جماعت تبلیغ کی سرپرستی اسے پوری قوت سے حاصل ہے، اور ہر مسجد اور اس سے ملحق مکتب پر، جماعتی بالادستی قائم ہے اس لئے بلا کسی معارضے کے اساتذہ نے آمنا وصدقنا کہنے میں عافیت سمجھی، اس طرح پرانے نصاب کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال (پرکشش طباعت اور دیگر کچھ خوبیوں کی وجہ سے) قابل قبول نہیں ہوسکتی کیونکہ موازنہ کرنے کی صورت دونوں کے نتائج وفوائد میں بنیادی طور پر خاصا فرق ہے۔

ایک تو قدیم نصاب پورے برصغیر میں ایک صدی کی طویل مدت میں علماء ماہرین کے تجربے سے گذر کر حقائق کی دنیا میں اپنی افادیت ثابت کرچکا ہے نیز ان کتابوں کے مولفین دین کے مقتدا عظیم المرتبت ہستی کے مالک تھے ایک طرف جہاں وہ نہایت عمیق علمی ودینی بصیرت کے حامل تھے دوسری طرف تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر تھے، اور ایک زمانہ ان کی دینی بالادستی کا قائل تھا ان کے خلوص وللہیت کی تاثیر حروف کے قالب میں، ,,چوں بوئے گل در برگ گل،، مخفی ہے، اس لئے عصری تعلیم گاہوں کے ماحول کے تناظر میں اس نصاب کی ستائش فی حد ذاتہ صحیح ہے، لیکن مدارس ومکاتب کے نصاب قدیم سے تقابل اور اس پر ترجیح دینا انصاف کی بات نہ ہوگی۔

ذیل میں نصاب دینیات کے سلسلے میں جو باتیں ذہن میں آئیں اس کی روشنی میں ایک تجزیہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ خود مرتبین حضرات اور دیگر اہل علم وفہم بھی ان پہلوؤں سے غور فرمائیں۔

نمبر ا۔ اس نصاب کے مرتبین کا کہیں نام ذکر نہیں کیا گیا ہے مولف اگر مجہول ہو تو کتاب کی استنادی حیثیت ختم ہو جاتی ہے، واضح بات ہے کتاب کی حیثیت وعظمت صاحب کتاب کی علمی وعملی مقام ومرتبہ کی مرہون منت ہوتی ہے کسی کتاب کے مضمون کا صحیح ہونا کافی نہیں ہے بلکہ صاحب کتاب کا صحیح العقیدہ صائب الفکر ہونا، نیز علمی صلاحیت کے حوالے سے متعارف ہونا بھی مطلوب ومقصود ہے۔ اسی لئے درسیات میں ہمیشہ سب سے پہلے مصنف کے حالات بیان کیے جاتے ہیں۔ امام ابن سیرین کا مقولہ ہے کہ: ,,ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تأ خذ و ادینکم،، یہ علم دین ہے جس سے حاصل کرو اس کے حالات پر بھی نظر ڈالو۔

علاوہ ازیں یہ احتمال بھی رہتا ہے کہ یہی کتاب کوئی دوسرا مناسب غیر مناسب تغیر کر کے اپنے نام سے یا بغیر نام کے چھاپ دے، سرکاری نصاب میں بھی یہ ضابطہ ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ اگر مصنف متعدد بھی ہوں تب بھی ضروری ہے تمام مولفین کا تعارف اور علمی صلاحیت تحریر کی جائے، مگر دینیات کے نصاب میں مرتبین ومولفین کا اشارۃً بھی کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اور درس نظامی کے اگر بعض صدیوں پرانے مؤلفین کا نام تلاش بسیار بھی معلوم ہو سکا تو اس پر زندہ مولفین کو عمداً مخفی رکھنے کو قیاس کرنا محض قیاس مع الفارق ہے۔

موقع کی مناسبت سے بطور مثال کے عرض ہے کہ ,,یسرنا القرآن،، قرآن کی ابتدائی تعلیم کے لئے ایک سہل رسالہ ہے مگر کم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس کا مولف قادیانی ہے اسی لئے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے معاصرہ خواجہ تاش حضرت مولانا نور محمد صاحب لدھیانوی سے قاعدہ لکھوایا جو ,,نورانی قاعدہ،، سے مشہور ہوا۔ ظاہر ہے کہ یسرنا القرآن کے مرتب کے فساد عقیدے کے ضرر سے تحفظ ہی مقصود تھا ورنہ قرآن کریم سیکھنا اس سے بھی ممکن تھا۔

بعض ذمہ داران نے نام نہ ذکر کرنے کا راز یہ سمجھایا کہ یہ نصاب تمام فرقوں میں رائج کرنا مقصود تھا اس لئے نام نہیں ذکر کیا کیونکہ نام سے مسلک دیوبند کا علم ہوتا تو دوسرے لوگ بدکتے، مگر اولاً تو یہ حکمت فہم سے بالاتر ہے، پھر یہ کہ نام ذکر کرنے کی جو مصلحتیں ہیں کہ اہل علم ہے، ان کے نام سے، اور کام سے مناسبت پیدا ہو اور کتاب پر اعتماد بھی بڑھے ان کی دیگر کتب سے بھی تعلق ہو وغیرہ یہ زیادہ قابل لحاظ اور اہم ہے۔ بہ نسبت اس مصلحت کے جو بیان کی گئی ہے کہ کتاب اپنے اور غیر سب کی منظور نظر رہے پھر یہ بھی بجائے خود خوش اعتقادی ہے ورنہ مخالفین اتنے بھولے نہیں ہیں کہ وہ اتنے طویل الذیل نصابی سلسلے کی اور اس کے ماخذ ومصدر کو سمجھ نہ سکیں پھر جبکہ یہ نصاب اتنے انواع واقسام کے ساتھ آگیا ہے کہ پوشیدہ رہنا ممکن ہی نہیں۔

نیز یہ بات اہل علم ونظر پر پوشیدہ نہیں کہ کچھ دشمن اور کچھ دوست نما دشمن مسلسل اس کوشش میں مصروف ہیں علماء دین کو عوام کے منظر سے ہٹا دیا جائے اور جس طرح بھی ممکن ہو ارتباط کو کم یا ختم کر دیا جائے بنظر امعان دیکھا جائے تو غیر شعوری طور پر کسی کتاب کو بغیر مولفین کے پڑھانا اس تحریک کی معاونت ہوگی۔ اس لئے اس بات کو معمولی قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

نمبر (۲) دوسری قابل غور چیز یہ کہ مضامین میں دین کے مثبت پہلو کو ہی اہمیت کے ساتھ رکھا گیا ہے یہ بات تو واضح ہے کہ دین

امر و نہی سے مرکب ہے یہ بھی مخفی نہیں کہ منکرات و منہیات سے شریعت نے زیادہ شد و مد سے روکا ہے دین کا آغاز ہی میں لا الہ سے نفی پہلے ہوئی ،، الا اللہ ،، سے اثبات بعد میں ہوا اور مشاہدہ بھی ہے کہ امر کی اہمیت کو لوگ جلد تسلیم کرتے ہیں نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، صبر شکر صلہ رحمی کے تذکرہ پر سب ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں مگر جب محرم کا کھچڑا ، شب برأت کا حلوہ ، میلاد النبی کی بدعات شادی کی خرافات کتاب و سنت کی روشنی میں سمجھاؤ تو لوگ تلملا جاتے ہیں ، اولیاء اللہ کے بارے میں شرکیہ اعتقادات اور ان کی قبور پر ہونے والے شرکیات و بدعات محرمات کے ارتکاب پر نکیر کیجئے اور تہمتوں کی سوغات لیجئے بلکہ عقائد سے ہٹ کر عملی منکرات غیبت ، تہمت ، میراث ، ادا کرنا اور حقوق العباد کے قبیل سے احکام شریعت کے بیان کو سننا بھی ،، خاطر ہوتا ہے ، اسی لئے کفر و شرک کی مثالیں ان کے علم کو شروع سے اہمیت کے ساتھ پوری وضاحت سے اکابر کی کتابوں میں رکھا گیا ہے تاکہ نونہالان کے ذہن میں دین خالص کی آبیاری ہو عقائد کے باب میں دو ٹوک صحیح تعبیر ہو جو تمام طرح کے شوائب سے پاک ہو۔

مثال کے طور پر ،، تعلیم الاسلام ،، جو بچوں کے لئے ابتدائی اسلامی تعلیم کی بے مثال کتاب ہے اور اپنے وقت کے نابغہ روزگار مفتی وفقیہ کے قلم سے نکلی ہے برصغیر کا شاید کوئی چھوٹا بڑا مکتب یا مدرسہ ہو جس میں شروع سے داخل نصاب نہ ہو اس میں عقائد کو کس اہمیت سے اسلامی الفاظ میں واضح طریقہ پر بیان کیا ہے نمونے کے طور پر ملاحظہ ہو کتاب کا آغاز ہی توحید کے عقیدے سے ہوا ہے ، ص ۳ پر سوال ہے

سوال : جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب : انہیں کافر کہتے ہیں۔ اگلا سوال ہے

سوال : جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب : ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں

سوال : مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب : مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے۔

غور فرمایئے چند سطروں میں کفر و شرک کی حقیقت اور اس کا انجام بیان کر دیا بچوں کی لوح سادہ پہ مفہوم نقش ہو گیا کہ ہمارا مذہب اسلام کفر و شرک سے جداگانہ چیز ہے دوسرے حصے میں دوبارہ اضافے کے ساتھ عقائد کا تذکرہ کیا ہے ،

عناوین ملاحظہ ہوں ،

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے۔ فرشتوں کا بیان۔ خدا تعالیٰ کی کتابوں کا بیان۔ پیغمبروں کا بیان۔ (اس میں ختم نبوت کا سوال وجواب بھی ہے۔) قیامت کا بیان۔ تقدیر کا بیان۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا بیان۔ مذکورہ سارے عنوانات کا تعلق عقیدے سے ہی ہے۔

پھر تیسرے حصہ میں ص ۱۴ ار پر سوال ہے

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

پھر عام فہم انداز میں دلائل سے اس دعوے کو سمجھایا ہے۔

چوتھے حصے میں ص ۹ پر سوال ہے۔

یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآن مجید ہے جو حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا؟

جواب میں چار علمی دلائل بہت آسان طریقے میں بیان کیے ہیں جس سے شیعوں کے باطل عقیدے (تحریف قرآن) کی خود بخود تردید ہوگئی۔ اسی طرح ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی، رام چندر جی، وغیرہ کو پیغمبر مان سکتے ہیں یا نہیں؟

اس کے بارے میں صاف اور صریح عقیدہ مذکور ہے؟ جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں افراط وتفریط سے محفوظ صاف وصریح عقائد حسب ضرورت موجود ہیں۔ شرک کی تم اقسام کو بچے تلے الفاظ میں واضح کیا گیا ہے اس کے ساتھ بدعت کی تعریف اس کی قباحت اس کی مثالیں جامع انداز سے بیان کی گئی ہیں۔

مختصر یہ کہ صاف وشستہ تعبیرات میں عقائد صحیحہ اور اس سے متضاد ہونے والی بدعات، رسومات، قسم قسم کے شرکیات کا نہایت جامع احاطہ اور عبادات میں ارکان ثلثہ سے متعلق ضروری مسائل بقدر ضرورت تذکرہ موجود ہے۔

جبکہ ''دینیات'' کے نصاب میں یہ چیزیں سرسری ہیں۔ اعداء اسلام کی جو مہم آج کل چل رہی ہے اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اسلام ایک لبرل دین کے طور پر پیش کیا جائے یعنی اس کا کوئی امتیاز پڑھنے والوں کے سامنے نہ آنے پائے اور مذہب کا جوڑ جنت دوزخ اور کامیابی وناکامی سے ہٹایا جائے یہ باور کرایا جائے کہ اور مذاہب وادیان کی طرح اسلام بھی سیدھا سادھا مذہب ہے اس کے لئے حسن معاشرت اور حسن معاملات کی وہ باتیں جس کا تقاضا انسانی فطرت کرتی ہے بس انہیں پر زور رہے یہود ونصاریٰ کی مذمت فرق باطلہ کی تردید کی کوئی بات نہ آئے۔ اس لئے اس جو نصاب باقاعدہ بنایا جارہا ہے اس میں ان ساری نزاکتوں کو ملحوظ رکھنا پڑیگا۔

(۳) تیسری چیز یہ کہ۔ نصاب میں متوسط درجے سے بھی کم ذہن کو پیش نظر رکھکر اور صرف ایک گھنٹے کی تعلیم ملحوظ رکھکر مواد فراہم کیا گیا ہے اسکول کی حد تک تو بات صحیح تھی کہ وہاں تمام تر توجہ دیگر موضوعات پر رہتی ہے اس لئے بچہ جتنا پڑھے وہ وہیں یاد کرلے کیونکہ گھروں پر عموماً کوئی سکھلانے والا بھی میسر نہیں ہوتا، مگر مدارس کا رخ کرنے والے بچوں کا بلکہ ان کے والدین کا بھی زیادہ تر ذہن صرف دینی تعلیم کا ہوتا ہے اس لئے بچوں کا بیشتر وقت یومیہ قرآن مجید یا دینیات کے سیکھنے میں لگتا ہے چنانچہ تجربہ ہے کہ ایک ذہین بچہ ایک سال کے اندر ناظرہ قرآن مجید مکمل کر کے کچھ حصہ حفظ بھی کر لیتا ہے یا کیونکہ سبق پڑھانے اور یاد کرانے اور یاداشت کا کام بھی مدرسین ہی کے ذمے ہوتا ہے۔

اس لئے اس موجودہ نصاب میں ذہین بچے کو بھی پابند ہونا پڑے گا جس سے اس کا نقصان ہوگا اور اگر متعدد اسباق ایک ہی دن میں پڑھائے جائیں تو اس کی ترتیب میں یہ چیز دقت طلب ہوگی۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس نصاب میں جو،، نورانی قاعدہ،، لگا ہے وہ اس نورانی قاعدہ،، سے خاصا مختلف ہے جو مولانا نور محمد لدھیانوی نے مرتب کیا تھا جس کو بعد میں محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ نے قدیم نسخوں کو سامنے رکھکر مرتب کرایا اور حضرتؒ کے اوپر صحیح تلاوت قرآن پاک کا ایک حال طاری تھا صبح وشام کی ایک دھن تھی دل میں ایک تڑپ تھی جس کے نتیجے میں اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے چنانچہ اب وہ ہردوئی والے نورانی قاعدے سے ہی مشہور ہے، اور نورانی قاعدے سے یاد ہردوئی ہی کی طرف ہوتا ہے، مگر ظرفہ ستم ہے کہ جتنے بھی قاعدے مرتب ہورہے ہیں ان کا نام نورانی قاعدہ ہی رکھا جارہا ہے، حالانکہ ترتیب

اور طریقہ میں معتد بہ فرق ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اشتباہ بھی ہوتا ہے اسی غلطی کا اعادہ ,,دینیات،، کے نصاب میں بھی کیا گیا ہے، اس کو اپنی سوچ اور تجربہ کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے، جس کی ترتیب، مثالیں، انداز ہردوئی کے قاعدے سے الگ ہے، مگر نام وہی نورانی قاعدہ۔ علاوہ ازیں اس قاعدے کی تکمیل اس کے مقررہ انداز کی وجہ سے ایک سال میں ہی ہوگی جبکہ طلبہ کی ایک تعداد تہائی سال میں اور خاصی تعداد نصف سال میں قاعدہ مکمل کر کے ایک دو یا زیادہ پارے کر لیتی ہے، ان کا اس میں نقصان واضح ہے۔

''دینیات'' سے متعدد عنوانات سے کتابیں شائع ہوگئیں ہیں عورتوں کے لئے الگ، سمر کیمپ کے لئے الگ، عوام کے لئے الگ، تراویح سے متعلق الگ غرض متعدد جہات سے احاطہ کیا گیا ہے، اور سب جگہ یکساں مصالح ملحوظ رکھی گئی ہیں یعنی مولفین کا نام ندارد، مکمل کے عقائد بیان کرنے سے اعراض اور فرقہ باطلہ کا کوئی تذکرہ نہیں، اکابر علماء حق بزرگان دین سے تعارف اور ربط کا ایک اہم ذریعہ ختم ہوگیا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اپنے اپنے ذوق سے ہمیشہ اہل ذوق و تجربہ نے درس و تدریس کے نقطہ نظر سے کتابیں ترتیب دی ہیں اور ان کے ہم خیال حلقوں میں اس سے استفادہ کیا گیا ہے مگر یہاں صورت حال اس لئے مختلف ہے کہ اس نصاب کو داخل کرنے پر جماعتی بالادستی کا دباؤ پایا جا رہا ہے یہ چیز زیادہ باعث اضطراب ہے کہ قدیم نصاب جس کا یہ بدل نہیں ہے کہ اس کو مرجوح اور مفضول باور کرا کے ختم کر دیا جائے یا افضل واکمل کی حیثیت سے اس نصاب کو لازم کر دیا جائے جبکہ صورت حال اس کے برعکس ہے۔

پانچویں چیز یہ کہ نصاب کے بعض حصوں میں دعائیں حدیثیں مترجمہ سب کچھ اردو، عربی کے ساتھ انگلش حروف یعنی رسم الخط میں بھی دیا گیا ہے۔

یہ بات محل نظر ہے اس لئے کہ ایک تو عربی نہایت حساس زبان ہے اس کے حروف اور ان کے مخارج کی تبدیلی سے زمین آسمان کا فرق ہو جاتا ہے دوسری کوئی بھی زبان اس نزاکت کو ملحوظ رکھنا ناممکنات میں سے ہے، عربی رسم الخط میں حروف کی شکل و صورت کے فرق کو دیکھکر ہی پڑھنے والا کچھ محسوس کرتا ہے توجہ دلانے سے کچھ فرق کرتا ہے، مگر جب دوسری زبان جو ان تمام قیود سے بالکل آزاد ہے اس میں پڑھنے کا موقع فراہم رہے گا تو مطلقا اس کی توجہ ہی عربی کی خصوصیت کی طرف نہ ہوگی۔ غور کیجئے کہ کہاں ض، ظ، ز، ذ میں معانی کی گہرائی اور کہاں عاجز و درماندہ۔ انگلش کا زیڈ! ہماری رائے میں اس سہولت کے بہم پہنچانے میں ضرر زیادہ ہے فائدہ کم، اس لئے اس کو ختم کر دینا چاہئے ورنہ کل قرآن کریم بھی انہیں انگلش حروف میں پڑھنے کی جرأت کی جائے گی، جبکہ غیر عربی میں قرآن کی طباعت بالاجماع حرام ہے۔

ویسے تو جزوی طور پر نصابی کتابیں آتی رہتی ہیں مگر یہ نصاب کا بڑا طویل سلسلہ ہے اس لئے یہ توجہ دلائی ضروری سمجھی گئی، ہم امید کرتے ہیں کہ الدین النصیحۃ کے تحت سپرد کردہ ان سطور پر ,, اہم ٹرسٹ،، کے اراکین تمام پہلوؤں سے غور فرمائیں گے۔

احقر احمد سعد قاسمی

خادم المعہد العلمی الاسلامی دیوبند

۷ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

07417875151

یہ تجزیہ بالکل صحیح ہے!

([illegible] غفرلہ)

محمد [illegible]

مفتی مدرسہ عربیہ [illegible] سہارنپور

۱۲ / شوال المکرم ۱۴۳۶ھ